

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پرزدہ شرعی چہل حدیث

مولانا نور احمد ناظم دعوت الحق

www.Ahlehaq.com



مکتبہ اصلاح و تبلیغ
ہیر آباد جامع مسجد روڈ
حیدر آباد

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى

قدیم زمانہ جاہلیت کی طرح
باہر نکل کر حسن و جمال کی نمائش کرتی نہ پھرو۔

پروردہ شری

کی

چہل حدیث

از

مولانا نور احمد صاحب

ناظم دعوت الحق ڈی / ۴۳۷ - گارڈن ایسٹ - کراچی ۵

ناشر

مکتبہ اصلاح و تبلیغ

ہیر آباد - جامع مسجد روڈ - حیدر آباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	مقدمہ طبع چہارم	
۲	از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت فیوضہم	۴
۲	تعارف	
۶	از حضرت علامہ مولانا سید سلیمان تدوی رحمۃ اللہ علیہ	۶
۳	دیباچہ از جامع	۷
۴	گھر سے باہر نکلنے کے قوانین	۹
۵	بے پردہ باہر نکلنے کی ممانعت	۱۳
۶	نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم	۱۵
۷	پردہ شرعی کی ابتدا	۲۳
۸	صحابہ کرام کی عورتوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ	۲۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹	باہر نکلنے کے قوانین	۲۱
۱۰	عورتوں کے لئے مسجدوں کی حاضری	۳۲
	اور اس کے حدود	
۱۱	مسجد نبوی میں عورتوں کے لئے علیحدہ دروازہ	۳۸
۱۲	نامحرم عورتوں کے پاس آمد و رفت کی ممانعت	۳۹
۱۳	نامحرم سے بات چیت	۴۳
۱۴	اجنبی عورتوں سے مصافحہ اور ملاقات	۴۴
۱۵	اجنبی عورتوں کو سلام کرنا	۴۷
۱۶	بد نظری	۴۷
۱۷	فتنہ خوشبو	۵۲
۱۸	سفر حج میں پردہ کا انتظام	۵۳
۱۹	نامحرم طبیعوں سے علاج معالجہ	۵۵
۲۰	اخیر زمانہ کی عورتیں	۵۶
۲۱	پردہ شرعی کی حکمت	۵۷

مقدمہ طبع چہارم

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت فیوضہم
صدر مجلس منتظمہ دارالعلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ

بے حجابی اور عریانی و بے حیائی کے تباہ کن نتائج انسان کے اخلاق و روحانیت کو کس طرح برباد کرتے ہیں اس کو تو اہل بصیرت ہی جانتے ہیں۔ لیکن دنیا میں قتل و غارت گری اور حوادث کے بڑے بڑے جرائم جن کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر ان کے اسباب کا صحیح تجزیہ کیا جائے تو ان میں پچھتر فیصد کا سبب کسی عورت کا قضیہ ہوتا ہے جس کے مفاسد کو ہر شخص محسوس کرتا ہے اور ذرا سا غور و فکر سے کام لیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب ثمراتِ بد عورت کی بے حجابی اور اس آزادی کے ہیں جن کو آج ترقی کا نام دیا جا رہا ہے۔ اب تو بہت سے یورپ کے ناخدا آشنا لوگ بھی ان ہولناک نتائجِ بد سے عاجز ہو کر عورت کو دوبارہ خانگی زندگی کی طرف واپس لانے کو سوچ رہے ہیں مگر اب بات ان کے قابو کی نہیں رہی۔

لیکن افسوس ہے کہ یورپ کی نقالی ہی کو ذریعہ سعادت و ترقی سمجھنے والے

ہمارے بھائی اب تک بھی اُسی روش پر قائم ہیں اور تقسیم ہندوستان کے بعد ہزاروں لاکھوں خاندانوں کی نقل و حرکت نے تو ان گھرانوں کو بھی بے پردہ کر دیا جن میں شدت کے ساتھ پردہ کی پابندی تھی، خاندانی رسم و رواج اور عرفی عارسب ہی کو الوداع کہہ دیا اور یہ مرض پاکستان میں روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور اُس کے تلخ ترین خمیازے بھی روز بھگتے پڑتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بے پردگی کے فسادِ عظیم اور دینی و دنیوی نقصانات سے آگاہ کرنے کی کوشش کو عام کیا جائے۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عورتوں کے حجاب اور پردہ سے متعلق لوگوں کو پہنچائے اور سنائے جائیں۔

عزیزم محترم مولانا نور احمد صاحب ناظم دارالعلوم کراچی نے اب سے دس سال پہلے احقر کے مشورہ سے پردہ شرعی کی چھل حدیث مع متعلقہ آیات قرآنی اس موضوع پر جمع کر کے شائع کرائی تھی جو بجز اللہ مقبول عام ہوئی۔ اور اب چوتھی مرتبہ اُس کی طباعت ہو رہی ہے۔ احقر نے اس کو باستیعاب دیکھا ہے رسالہ مختصر جامع اور مستند کتب حدیث وفقہ کے حوالوں سے مزین ہے۔ ترجمہ اُردو سلیس اور واضح ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں اور مؤلف سلمہ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ واللہ الموفق والمعین۔

بندہ فہر شفیع عفا اللہ عنہ

محرم الحرام ۱۳۸۰ھ

تَعَارُف

از حضرت علامہ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ



اربعین جہاب نسواں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی بنا پر جس میں اُن لوگوں نے جہنہوں نے اُمتِ محمدیہ تک حضورؐ کی چالیس حدیثیں پہنچانی ہیں بشارت سنائی گئی ہے۔ مختلف وقتوں میں علماء نے مختلف ضروری مضامین کی چالیس حدیثیں جمع کی ہیں اور وہ مفید ہوتی ہیں اس زمانہ میں خواتین اسلام میں جس تیزی کے ساتھ بے پردگی کی تحریک بڑھتی جا رہی ہے اس کے پیش نظر مولوی نور احمد صاحب فاضل دیوبند و ناظم دارالعلوم کراچیؒ نے یہ چالیس حدیثیں عورتوں کے حجاب و پردہ کے متعلق جمع کی ہیں اور ان کا ترجمہ کیا ہے اور ان کی کچھ شرح کی ہے اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے اور مسلمان بہنوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اسلامی عصمت و عفت کے صحیح مفہوم سے انہیں باخبر ہونے کی توفیق بخشے۔

سید سلیمان ندوی

۲۷ شوال ۱۳۷۱ھ



دیسباچہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 قَالَ فِي كِتَابِهِ قُلْ
 لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا
 مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا
 فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ
 إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا
 يَصْنَعُونَ ۝ وَالصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ الَّذِي
 قَالَ فِي خِطَابِهِ لَعَنَ
 اللَّهُ النَّازِلَ وَالْمَنْظُورَ
 إِلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ الْمُتَأَدِّبِينَ

تمام تعریفیں اُس ذات پاک کے لئے ہیں
 جس نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا کہ
 اے نبی آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی
 نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
 کریں یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے
 بیشک اللہ تعالیٰ کو سب کی خبر ہے جو کچھ لوگ
 کیا کرتے ہیں۔ اور رحمت کاملہ اور درود اس
 خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو
 جس نے اپنے ارشادات میں فرمایا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ نے دیکھنے والے پر بھی لعنت کی ہے اور
 اُس پر بھی جس کو دیکھا جائے اور رحمت کاملہ
 اور درود ہو ان کے آل اطہار اور اصحاب
 ابرار پر جن حضرات نے سرورِ دو عالم صلی اللہ

وَالْمُؤَدِّبِينَ بِآدَابِهِ - علیہ وسلم سے جملہ آداب دین سیکھ کر
اوروں کو اس کی رہنمائی فرمائی۔

سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ جو شخص میری اُمت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس
حدیثیں سُنارے گا اور حفظ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن
عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اُٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے
سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (محدثین اور مفسرین کا قول ہے کہ
وعدہ حدیث میں زبانی یاد کر کے لوگوں کو پہنچا دینا یا لکھ کر شائع کرنا
دونوں داخل ہیں، اس لئے چہل حدیث طبع کرا کر شائع کرنا بھی اس
عظیم الشان ثواب کا مُستحق بنا دیتا ہے) اس عظیم الشان ثواب کے لئے
بے شمار علمائے اُمت نے اپنے اپنے انداز میں چہل حدیث لکھیں جو
مقبول و مفید عام ہوئیں۔

میری حیثیت اور حوصلہ سے بہت زیادہ تھا کہ اس میدان میں
قدم رکھتا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور اپنے مُربی
کے تعمیل ارشاد کو غنیمت سمجھ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے پردہ شرعی
کے متعلق چالیس حدیثیں اُردو میں ترجمہ کر کے مسلمانوں کی خدمت

میں پیش کرتا ہوں۔ تیرا کلام مجید کی متعلقہ حجاب چند آیتیں بھی شروع میں ترجمہ اور مختصر تشریح کے ساتھ نقل کر دیتا ہوں۔ ترجمہ اور تشریح بیان القرآن اور فوائد علامہ عثمانی سے ماخوذ ہیں۔

گھر سے باہر نکلنے کے قوانین

① يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ (سورة احزاب ع ۸)

اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بیبیوں سے بھی کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں اپنے (چہرہ کے) اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔ اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکالیوں۔ روایات میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لئے کھلی رہتی تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ فتنہ کے وقت

آزاد عورت کو چہرہ بھی چھپالینا چاہئے۔ لونڈی باندیوں کو ضرورت
شدیدہ کی وجہ سے اس کا مکلف نہیں کیا، کیونکہ کاروبار میں حرج عظیم
واقع ہوتا ہے۔ اس آیت میں تعلیم ہے گھر سے باہر نکلنے کے ضابطہ کی
جو کسی ضرورت سفر وغیرہ سے واقع ہو کہ اس وقت بھی بے حجاب مت ہو
بلکہ اپنی چادر کا پلہ اپنے چہرہ پر لٹکالیں تاکہ چہرہ کسی کو نظر نہ آئے۔ اس تصریح
کے بعد کسی کو یہ کہنے کی گنجائش کب ہے کہ چہرہ کا چھپانا فرض و واجب
نہیں ہے۔ نص قطعی ہے اور دلالت بھی قطعی بلکہ دیگر نصوص قرآن اور
تصریحات احادیث کے مجموعہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم عورتوں
کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں، باہر نہ نکلیں لِقَوْلِهِ
تَعَالٰی وَقَرْنَ فِيْ بُيُوتِكُنَّ (اور ٹھہرو اپنے گھروں میں) لیکن کسی وقت
باہر نکلنے یا کسی غیر محرم کے سامنے آنے کی کوئی طبعی یا شرعی ضرورت پیش
آجائے تو بوقت ضرورت بقدر ضرورت باہر جانا یا کسی غیر محرم کے سامنے
آنا جائز ہے۔ ضرورت طبعی سے مراد یہ ہے کہ انسانی ضروریات میں سے
کوئی ضرورت پیش آجائے۔ مثلاً کسی عزیز قریب کے گھر جانے کی کوئی
ضرورت ہو یا بازار وغیرہ سے ضروریات لانے کے لئے کوئی مرد نہیں ہے
اور ملازم رکھ کر کام لینے پر قدرت نہیں ہے تو گھر سے نکلنا ایسی صورت
میں جائز ہے۔ مگر یہ لازم ہے کہ سر سے پیر تک کوئی لائبی چادر یا برقع

پہن کر نکلے جس میں پورا بدن مستور ہو کیونکہ یہ ضرورتیں اتنے پردے کے ساتھ بھی پوری ہو سکتی ہیں لِقَوْلِهِ تَعَالٰی يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ۚ اور اگر ضرورت پردہ کے ساتھ پوری نہیں ہو سکتی تو بقدر ضرورت پردہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی ڈاکٹر یا طبیب کو نبض دکھلانے کے لئے ہاتھ باہر نکال سکتی ہیں۔ اور کسی دوسرے حصّہ بدن پر بیماری ہو اور کپڑے سے ڈھانک کر دکھلانا کافی نہ ہو تو صرف اس حصّہ بدن کو کھول کر دکھلانا جائز ہے۔ فقہاء کا مشہور ضابطہ ہے الضرورات تبیح المحظورات اور شرعی ضرورت مثلاً شہادت دینے کے لئے قاضی یا جج کے سامنے چہرہ کھول کر آسکتی ہے۔ اسی طرح کفار یا ڈاکو مکان پر چڑھ آئیں تو مدافعت اور اپنی حفاظت کے لئے بے پردہ ہو کر مقابلہ کرنا بھی جائز ہے۔ نسائِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جو واقعات جنگ و جہاد میں لڑنے اور مقابلہ کرنے کے منقول ہیں، وہ ایسی ہی حالت کے متعلق ہیں۔ خلاصہ یہ کہ عورتوں کے لئے اصل حکم مکمل پردہ اور گھر کی چھار دیواری کے اندر رہنے کا ہے۔ مگر بوقت ضرورت بقدر ضرورت اس سے مستثنیٰ ہیں۔ بلا ضرورت یا ضرورت سے زائد بے پردگی غیر محرموں کے سامنے حرام ہے۔ فقہاء کے اقوال و تصریحات کا یہی خلاصہ ہے۔

② يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ كَسْتُمْ كَاٰحِدٍ
مِّنَ النِّسَاءِ اِنْ اَتَقَيْتُمْ فَلَا
تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرْصٌ
وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ
وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰٓئِ
اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَآتِينَ
الزَّكٰوةَ وَاطِعْنَ اِلٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ
اِلٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ
يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

(سورۃ احزاب پ ۲۲- ع ۴)

بالکل) پاک صاف رکھے۔

اے نبی کی بیویو تم معمولی عورتوں کی
طرح نہیں ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو
تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ ضرورت
بولنا پڑے) نزاکت مت کرو کہ (اس سے)
ایسے شخص کو (طبعاً) خیال (فاسد پیدا) ہونے
لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی (اوریدی)
ہے اور قاعدہ (عفت) کے موافق بات کرو۔
اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قیم
زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھڑ
اور تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا
کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو۔
اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ اے (پیغمبر کے) گھروالو
تم سے (معصیت و نافرمانی کی) آلودگی کو دور
رکھے اور تم کو (ظاہراً و باطناً) عقیدہ و عملاً و خلقاً
بالکل) پاک صاف رکھے۔

تشریح :- یعنی اے نبی کی بیویو تمہاری حیثیت اور مرتبہ عام

عورتوں کی طرح نہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے تم کو سید المرسلین کی زوجیت

کے لئے انتخاب فرمایا اور اُتھات المؤمنین بنایا۔ لہذا تقویٰ اور طہارت کا بہترین نمونہ پیش کرو گی جیسا کہ تم سے متوقع ہے اس کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ ہوگا۔ اور بالفرض کوئی بُری حرکت سرزد ہو تو اسی نسبت سے وہ بھی بہت زیادہ بھاری اور قبیح سمجھی جائے گی۔ غرض بھلائی کی جانب ہو یا بُرائی کی عام مومنات سے تمہاری پوزیشن ممتاز رہے گی۔ اگر تقویٰ اور خدا کا ڈر دل میں رکھتی ہو تو غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے (جس کی ضرورت خصوصاً اُتھات المؤمنین کو پیش آتی رہتی ہے) نرم اور دلکش لہجہ میں کلام نہ کرو۔ بلاشبہ عورت کی آواز میں قدرت نے طبعی طور پر ایک نرمی اور نزاکت رکھی ہے۔ لیکن پاکباز عورتوں کی شان یہ ہونی چاہئے کہ حتی المقدور غیر مردوں سے بات کرنے میں بہ تکلف ایسا لب و لہجہ اختیار کریں جس میں قدرے خشونت اور روکھاپن ہو اور کسی بد باطن کے قلبی میلان کو اپنی طرف جذب نہ کرے۔ اُتھات المؤمنین کو اس بارے میں اپنے مقام بلند کے لحاظ سے اور بھی زیادہ احتیاط لازم ہے تاکہ کوئی بیمار اور روگی دل کا آدمی بالکل اپنی عاقبت تباہ نہ کر بیٹھے۔ یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اُس طرح کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو اور بات بھی بھلی اور معقول ہو۔

بے پردہ باہر پھرنے کی ممانعت

وَقَرْنَ رِجْلَ بَيُوتِكُنَّ الْخَیْطِ لَعَلَّكُمْ تَكُونُنَّ عَلٰی حُجْرَتِكُنَّ

قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو۔ اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ پھرتیں اور اپنے بدن اور لباس کی زیبائش کا علانیہ مظاہرہ کرتی تھیں۔ اس بد اخلاقی اور بے حیائی کی روش کو مقدس اسلام کب برداشت کر سکتا ہے اُس نے عورتوں کو حکم دیا کہ گھروں میں ٹھہریں اور زمانہ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر حُسن و جمال کی نمائش کرتی نہ پھریں۔ اُمّہات المؤمنین کا فرض اس معاملہ میں بھی اور اس سے زیادہ مؤکد ہوگا جیسا کہ سابقہ آیت کے تحت گزر چکا۔ باقی کسی شرعی یا طبعی ضرورت کی بنا پر بدوں زیب و زینت کے مبتذل اور قابلِ اعتناء لباس میں مستتر ہو کر احیاناً باہر نکلنا بشرطیکہ ماحول کے اعتبار سے فتنہ کا مظنہ نہ ہو بلاشبہ اس کی اجازت نصوص سے نکلتی ہے، اور خاص ازواجِ مطہرات کے حق میں بھی اس کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ متعدد واقعات سے اس طرح نکلنے کا ثبوت ملتا ہے لیکن شارعؑ کے ارشادات سے بداہت ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پسند اسی کی کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت بہر حال اپنے گھر کی زینت بنے اور باہر نکل کر شیطان کو تاک جھانک کا موقع نہ دے۔

تنبیہ۔ جو احکام ان آیات میں بیان کئے گئے تمام عورتوں کے لئے ہیں ازواجِ مطہرات کے حق میں چونکہ اُن کا تاکد و اہتمام زائد تھا۔

اس لئے لفظوں میں خصوصیت کے ساتھ مخاطب اُن کو بنایا گیا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ بُرائی کے مواقع سے بچنا اور نیکی کی طرف سبقت کرنا سب کے لئے ضروری ہے۔ مگر ازواجِ مطہرات کے لئے سب عورتوں سے زیادہ ضروری ہے اُن کی ہر ایک بھلائی بُرائی وزن میں دو گنی قرار دی گئی ہے۔

نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم

③ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغْضُؤُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ

(اے پیغمبر! آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ اُن کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب کی خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔ اور اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی آبرو کی حفاظت کیا کریں اور اپنا حُسن و جمال نہ دکھایا کریں۔ مگر جو چیز اس میں (غالباً) کھلی ہی رہتی ہے (جس کے ہر وقت چھپانے میں حرج ہے) اور اپنی اوڑھنیاں

عَلَى جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا
 يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا
 لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ
 آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِهِنَّ
 أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ
 إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ
 أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ
 نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ
 أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ
 غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ مِنَ
 الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ
 لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى
 عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا
 يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
 مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ
 وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
 أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ

اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنے حسن
 و جمال کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے
 شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے
 باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے
 بیٹوں پر یا اپنے (حقیقی اور علاتی اور
 اخوانی) بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے
 بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی
 عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر یا ان مردوں
 پر جو (کھانے پینے کے واسطے) طفیلی (کے طور پر
 رہتے) ہوں اور ان کو (بوجہ خواہیے درست نہ
 ہونے کے عورتوں کی طرف) ذرا توجہ نہ ہو۔
 یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں کی
 باتوں سے ابھی ناواقف ہیں۔ اور اپنے پاؤں
 زور زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم
 ہو جائے۔ اور مسلمانو! تم سے جو ان احکام
 میں کوتاہی ہو گئی تو تم سب اللہ تعالیٰ کے
 سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (اور نہ معصیت

تَفْلِحُونَ ○ (سورہ النور - ۴۷) مانع فلاح کامل ہو جاتی ہے) -

تشریح :- قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

بد نظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے، اس سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ قرآن کریم نے بدکاری اور بے حیائی کا انسداد کرنے کے لئے اول اسی سوراخ کو بند کرنا چاہا، یعنی مسلمان مرد و عورت کو حکم دیا کہ بد نظری سے بچیں اور اپنی شہوات کو قابو میں رکھیں، اگر ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کی کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادہ سے اس طرف نظر نہ کرے کیونکہ یہ دوبارہ دیکھنا اس کے اختیار سے ہوگا، جس میں وہ معذور نہیں سمجھا جاسکتا، اگر آدمی نیچی نگاہ رکھنے کی عادت ڈال لے اور اختیار و ارادہ سے ناجائز امور کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا کرے تو بہت جلد اس کے نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے۔ چونکہ پہلی مرتبہ دفعۃً جو بے ساختہ نظر پڑتی ہے ازراہ شہوت و نفسانیت نہیں ہوتی، اس لئے حدیث میں اس کو معاف رکھا گیا ہے۔ شاید یہاں بھی ”مِنْ اَبْصَارِهِمْ“ میں ”مِنْ“ کو تبعیضیہ لے کر اسی طرف اشارہ ہو۔

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ -

یعنی حرام کاری سے بچیں اور ستر کسی کے سامنے نہ کھولیں۔

”إِلَّا عِنْدَ مَنْ أَبَاحَهُ الشَّارِعُ مِنَ الْأَنْزَوَاجِ وَمَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ“

إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝

یعنی آنکھ کی چوری اور دلوں کے بھید اور نیتوں کا حال اس
کو سب معلوم ہے، لہذا اس کا خیال کر کے بدنگاہی اور ہر قسم کی
بدکاری سے بچو، ورنہ وہ اپنے علم کے موافق تم کو سزا دے گا۔ ”يَعْلَمُ
خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ“ (رکوع ۲- مومن) یعنی
جو بے اعتدالیاں پہلے سے کرتے آرہے ہو اللہ کو سب معلوم ہے،
اسی لئے اب اس نے اپنے پیغمبر کے ذریعہ یہ احکام جاری کئے تاکہ
تمہارا تزکیہ ہو سکے۔

وَلَا يُبْدِيَنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔

عورت کو کسی قسم کے خلقی یا کسبی زیبائش کا اظہار بجز محرم
کے جن کا ذکر آگے آتا ہے، کسی کے سامنے جائز نہیں۔ ہاں جس قدر
زیبائش کا ظہور ناگزیر ہے! اور اس کے ظہور کو بسبب عدم قدرت
یا ضرورت کے روک نہیں سکتی، اس کے بمجبوری یا بضرورت کھلا
رکھنے میں مضائقہ نہیں (بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہ ہو) حدیث و آثار سے
ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ اور کفین (ہتھیلیاں) إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا میں

داخل ہیں، کیونکہ بہت سی ضروریاتِ دینی و دنیوی ان کے کھلا رکھنے پر مجبور کرتی ہیں! اگر ان کے چھپانے کا مطلقاً حکم دیا جائے تو عورتوں کے لئے کاروبار میں سخت تنگی اور دشواری پیش آئے گی۔ آگے فقہار نے قدّمین کو بھی ان ہی اعضاء پر قیاس کیا ہے، اور جب یہ اعضاء مستثنیٰ ہوئے تو ان کے متعلقات مثلاً انگوٹھی، چھلا، یا مہندی کا جمل وغیرہ کو بھی استثناء میں داخل ماننا پڑے گا، لیکن واضح رہے کہ ”إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا“ سے صرف عورتوں کو بضرورت ان کے کھلا رکھنے کی اجازت ہوئی، نا محرم مردوں کو اجازت نہیں دی گئی کہ وہ آنکھیں لڑایا کریں اور ان اعضاء کا نظارہ کیا کریں۔ شاید اسی لئے اس اجازت سے پیشتر ہی حق تعالیٰ نے ”غَضِّ بَصَرٍ“ کا حکم مومنین کو سنادیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک طرف سے کسی عضو کے کھولنے کی اجازت اس کو مستلزم نہیں کہ دوسری طرف سے اس کو دیکھنا بھی جائز ہو۔ آخر مرد جن کے لئے پردہ کا حکم نہیں اسی آیت بالا میں عورتوں کو ان کی طرف دیکھنے سے منع کیا گیا۔ نیز یاد رکھنا چاہئے کہ ان آیات میں محض ستر کا مسئلہ بیان ہوا ہے۔ یعنی اس سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ اپنے گھر کے اندر ہو یا باہر عورت کو کس حصّہ بدن کا کس کے سامنے کن حالات میں کھلا رکھنا جائز ہے۔ باقی

مسئلہ ”حجاب“ یعنی شریعت نے اس کو کن حالات میں گھر سے باہر نکلنے اور سیر و سیاحت کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کی تفصیل سابقہ آیت میں بیان کی گئی، اور ہم نے فتنہ کا خوف نہ ہونے کی جو شرط بڑھائی وہ دوسرے دلائل اور قواعد شرعیہ سے ماخوذ ہے جو ادنیٰ تا ممل اور مراجعت نصوص سے دریافت ہو سکتی ہیں !

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ۔

بدن کی خلقت زیبائش میں سب سے زیادہ نمایاں چیز سینہ کا اُبھار ہے، اس کے مزید تستر کی خاص طور پر تاکید فرمائی اور جاہلیت کی رسم کو مٹانے کی صورت بھی بتلا دی۔ جاہلیت میں عورتیں خمار اوڑھنی سر پر ڈال کر اس کے دونوں پلے پشت پر لٹکالیتی تھیں اس طرح سینہ کی ہیئت نمایاں رہتی تھی، یہ گویا حُسن کا مظاہرہ تھا۔ قرآن کریم نے بتلادیا کہ اوڑھنی کو سر پر سے لا کر گریبان پر ڈالنا چاہئے، تاکہ اس طرح کان، گردن اور سینہ پوری طرح مستور رہے۔

أَوْ أَبَا يِهِنَّ۔

چچا اور ماموں کا بھی یہی حکم ہے اور ان محارم میں پھر شرقِ مراتب ہے، مثلاً جو زینت خاوند کے آگے ظاہر کر سکتی ہے دوسرے

محارم کے سامنے نہیں کر سکتی، ابدائے زینت کے درجات ہیں جن کی تفصیل تفاسیر اور کتب فقہ میں دیکھنی چاہئے، یہاں صرف یہ بتلانا ہے کہ جس قدر تتر کا اہتمام اجنبیوں سے تھا اتنا محارم سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک عضو کو ان میں سے ہر ایک کے آگے کھول سکتی ہے۔

أَوْ نِسَاءِ بَهَنٍ :-

یعنی جو عورتیں اس کے پاس اُٹھنے بیٹھنے والی ہیں، بشرطیکہ نیک چلن ہوں، بد راہ عورتوں کے سامنے نہیں، اور بہت سے سلف کے نزدیک اس سے مسلمان عورتیں مراد ہیں، کافر عورت اجنبی مرد کے حکم میں ہے۔

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ :-

یعنی اپنی لونڈیاں (باندیاں) اور بعض سلف کے نزدیک مملوک غلام بھی اس میں داخل ہے اور ظاہر قرآن سے اسی کی تائید ہوتی ہے لیکن جمہورائمہ اور سلف کا یہ مذہب نہیں۔

أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَابَةِ :-

یعنی کمرے خدمت گار جو محض اپنے کام سے کام رکھیں اور کھانے سونے میں غرق ہوں، شوخی نہ رکھتے ہوں یا فاتر العقل یا گل

جن کے حواس وغیرہ بھی ٹھکانے نہ ہوں، محض کھانے پینے میں گھر والوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

أَوِ الْطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَتِ النِّسَاءِ
یا جن لڑکوں کو ابھی تک نسوانی سرائر کی کوئی تمیز نہیں، نہ نفسانی جذبات رکھتے ہیں۔

وَلَا يَضُرُّهُنَّ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ۔

یعنی چال ڈھال ایسی نہ ہونی چاہئے کہ زیور وغیرہ کی آواز سے اجانب کو ادھر میلان اور توجہ ہو، بسا اوقات اس قسم کی آواز صورت دیکھنے سے بھی زیادہ نفسانی جذبات کے لئے محرک ہو جاتی ہے!
وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا خَالِينَ۔

یعنی پہلے جو کچھ حرکات ہو چکیں ان سے توبہ کرو، اور آئندہ کے لئے ہر مرد و عورت کو خدا سے ڈر کر اپنی تمام حرکات و سکنات اور چال چلن میں انابت اور تقویٰ کی راہ اختیار کرنی چاہئے۔ اس میں داریں کی بھلائی اور کامیابی ہے۔

وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ۔

پردہ شرعی کی ابتدا

① أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِي تَفْسِيرِ سُورَةِ الْأَحْزَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ آيَةً الْحِجَابِ -

امام بخاریؒ نے سورہ احزاب کی تفسیر میں حضرت انسؓ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی خدمت میں نیکوکار اور بدکار سب طرح کے آدمی آتے ہیں اگر آپ اُمّہات المؤمنین (ازواجِ مطہرات) کو پردہ کرنے کے متعلق فرمادیں تو اچھا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیتیں نازل فرمائیں (جس کی وجہ سے تمام عورتوں پر پردہ

کرنا فرض ہوا)۔ (بخاری صفحہ ۲۰۷ ج ۲)

تشریح :- اس حدیث سے پردہ شرعی کی ابتدا معلوم ہوئی کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طبعاً تقاضا تھا کہ ازواجِ مطہرات کو کسی کے سامنے نہ آنے دیجئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی بلند نظری سے التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی پھر خود آپ نے نہایت تاکیدِ احکامِ خاص و عام جاری فرمائے۔

(۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ فِي قِصَّةِ
تَزْوُجِ زَيْنَبَ فِي الْحَدِيثِ
الطَّوِيلِ قَالَ فَرَجَعْتُ
فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضْرَبَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ السِّتْرَ
وَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ۔
حضرت انس رضی سے حضرت امّ المؤمنین
زینب رضی کے قصہ نکاح میں مذکور ہے کہ پھر
وہ دعوت کھانے والے چلے گئے حضور صلی
اللہ علیہ وسلم جو تشریف لائے تو آپ نے
میرے اور اپنے درمیان میں پردہ ڈال دیا
اور آیت پردہ کی نازل ہو گئی اس کو
مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مسلم)

تشریح :- اس حدیث سے بھی پردہ شرعی کی ابتدا معلوم
ہوئی کہ خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اس کی تعلیم
دی گئی جس پر خود بھی عمل کر کے امت کو تعلیم فرمائی۔ نیز اس سے
پردہ شرعی کی کیفیت مطلوبہ بھی معلوم ہوئی کہ اصل یہ ہے کہ عورتوں
کو مردوں سے علیحدہ پس پردہ رہنا چاہئے اور جہاں کہیں عورت
کو باہر نکلنے، مردوں سے معاملات کرنے کی اجازت برقع وغیرہ کی
شرط کے ساتھ دی گئی ہے وہ بوقت ضرورت بقدر ضرورت

کے ساتھ مقید ہے۔

③ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ۖ أَنَّهَا
كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّوْنَةً إِذَا قَبِلَ ابْنُ
أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ
هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَمِيَا وَإِنْ
أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِ

(رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱)

حضرت اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ
وہ اور حضرت میمونہؓ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں
اتفاقاً عبداللہ ابن ام مکتومؓ (نا بینا
صحابی) آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
دونوں (ام سلمہؓ اور میمونہؓ) سے فرمایا
کہ ان سے پردہ کرو حضرت ام سلمہؓ فرماتی
ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں جو ہم کو
دیکھ نہیں سکتے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں۔ کیا تم ان کو
نہیں دیکھتیں۔ (اس کو امام احمد اور

ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے)۔

تشریح :- دیکھئے باوجودیکہ اس مقام پر کوئی قریب احتمال بھی

خرابی کا نہ تھا کیونکہ ایک طرف ازواجِ مطہرات جو مسلمانوں کی بائیں

ہیں دوسری طرف ایک نیک صحابی پھر وہ بھی نابینا لیکن اس پر بھی مزید احتیاط کے لئے یا تعلیم امت کے لئے آپ نے بیبیوں کو پردہ کرادیا تو جہاں ایسے قوی موانع بھی نہ ہوں وہاں اس کا اہتمام کس قدر ضروری ہوگا۔

صحابہ کرامؓ کی عورتوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ

④ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْهَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ سِتْرِ بَيْدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (الحديث رواه ابوداؤد والنسائي) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ایک خط دینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ (الحديث رواه ابوداؤد والنسائي) اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

تشریح :- اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرات صحابہؓ کی عورتیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پردہ کرتی تھیں اور اصل پردہ شرعی کی کیفیت بھی معلوم ہوئی کہ پردہ کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر پرچہ پیش کیا۔

⑤ أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ ابوداؤد نے کتاب الجہاد میں حضرت

الجَّهَادِ عَنْ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ رَضِيَ
 قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَادٍ وَ
 هِيَ مُتَنَقِّبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ
 ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ
 لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ
 تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكَ وَأَنْتِ
 مُتَنَقِّبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ
 أُرْزَا ابْنِي فَلَنْ أُرْزَا
 حَيَاتِي -

قیس بن شماس رضی سے روایت کیا ہے کہ
 ایک عورت جس کو اُمّ خلاد کہتے تھے چہرہ
 پر نقاب ڈالے ہوئے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے
 حاضر ہوئی کہ اس کا بیٹا جو جہاد میں قتل
 ہو گیا تھا آخرت میں اس کا کیا درجہ
 ہے معلوم کرے بعض لوگوں نے اس
 سے کہا کہ جو ان بیٹے کی موت کے حادثہ
 فاجعہ کے ہوتے ہوئے بھی تم نقاب و
 حجاب کے ساتھ آئی ہو (حالانکہ ایسے
 حوادث میں عموماً عورتوں سے پردہ چھوٹ
 جاتا ہے) اس نے کہا میرا بیٹا مارا گیا ہے
 میری حیا تو نہیں ماری گئی -

تشریح :- اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کی عورتیں
 خود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی چہرہ کھول کر نہ آتی تھیں
 یہاں تک کہ اس سراپیمگی کی حالت میں بھی وہ اس طرح کے پردہ پر
 قائم تھیں اور جن مجبوریوں کی حالتوں میں عورتوں کو چہرہ اور ہاتھ

کھولنے کی شریعت نے اجازت دی ہے اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ عورت کو اگر منہ چھپانے میں تنگی یا تکلیف ہو تو بوقتِ ضرورت وہ اپنا چہرہ کھول سکتی ہے یہ مطلب نہیں کہ اس وقت مردوں کو بھی عورتوں کے چہرہ کا دیکھنا بلا ضرورت جائز ہے۔

باہر نکلنے کے قوانین

⑥ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْمَرَأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ہر تاپا پوشیدہ رہنے کے قابل ہے جب وہ باہر نکلتی ہے شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ (اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے)۔ (مشکوٰۃ)

تشریح۔ یہ حدیث نہایت بلاغت اور وضاحت سے عورت کو پوشیدہ رہنے اور رکھنے کی تاکید اور اس کے نکلنے کا موجبِ فتنہ شیطانی ہونا بیان کر رہی ہے۔ شارع علیہ السلام کے ارشاد سے یہ بد اہمہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پسند اسی کو کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت بہر حال اپنے گھر کی زینت بنے اور باہر نکل کر شیطان کو تانک بھانک کا

موقع نہ دے البتہ کسی طبعی یا شرعی ضرورت کی بنا پر بدوں زیب و زینت کے مبتذل اور ناقابل توجہ لباس میں مُستتر ہو کر اچیاناً باہر نکلنا ماحول کے اعتبار سے اگر فتنہ کا مظنہ نہ ہو تو بلاشبہ اس کی اجازت ہے۔ بہر حال مجموعہ آیات و احادیث حجاب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے اصل یہ ہے کہ گھروں میں رہیں باہر نکلنے کی اجازت مخصوص حالات میں مستثنیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔

④ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَ تَذِيرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بے پردہ) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)۔

تشریح :- اس میں صنفِ نازک کی کوئی تنقیص یا بُرائی نہیں بلکہ یہ بتلانا ہے کہ عورت کا باہر نکلنا فطری طور پر فتنوں کا سبب بن سکتا ہے جیسا کہ سابقہ تشریح میں بیان ہوا۔

⑤ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ
إِلَّا وَملَكَانٍ يُنَادِيَانِ وَيْلٌ
لِّلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ
وَوَيْلٌ لِّلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ.
(رواہ ابن ماجہ والحاکم وقال
صحیح الإسناد) (ترغیب ج ۳)

فرمایا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت دو
فرشتے منادی کرتے ہیں کہ ہلاکت
ہے مردوں کو عورتوں کی وجہ سے
اور ہلاکت ہے عورتوں کو مردوں
کی وجہ سے۔ (اس کو ابن ماجہ اور حاکم نے
روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے)۔

تشریح :- ایک طرف مرد کے لئے عورت اور عورت کے
لئے مرد رحمت و راحت ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے خَيْرُ
مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ یعنی دنیا کی بہترین نعمت
نیک بی بی ہے مگر دوسری طرف اگر ذرا بے اعتدالی ہو تو یہی ایک
دوسرے کے لئے سب سے بڑی ہلاکت بن جاتے ہیں۔ اسی کو حدیث
میں فرمایا ہے مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ
النِّسَاءِ (بخاری) یعنی میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے کوئی فتنہ
عورتوں سے اشد نہیں چھوڑا۔ یہی مضمون اس حدیث کا ہے جو متن
کتاب میں درج ہے۔ مجموعہ روایات کا حاصل یہ ہے کہ یہ دونوں صنفیں
اگر شریعت کے حدود میں رہیں تو ایک دوسرے کے لئے نعمت و راحت
ہیں اور ان حدود سے تجاوز کریں تو تباہی و ہلاکت ہیں۔

⑨ عَنْ أَبِي السَّائِبِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي
قِصَّةِ الْفَتَى حَدِيثُ الْعَدِّ
بِعُرْسٍ فَإِذَا امْرَأَتُهُ
بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ
فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمَحِ
لِيُطْعَمَهَا بِهِ وَ
أَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ
الْحَدِيثُ -

(رواہ مسلم)

(مشکوٰۃ شریف ت ۲۴) روایت کیا ہے۔

تشریح :- معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کی رسم اس درجہ طبائع میں مرکوز
تھی کہ بیوی کو دروازہ پر کھڑا دیکھ کر جوشِ غیرت سے بیتاب ہو گئے۔

⑩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسِيَ
الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرَاتَيْنِ -
(ابن داؤد فی جمع القوائد)
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرد کو دو عورتوں کے درمیان میں چلنے سے
منع فرمایا ہے۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔)

ابو السائب ابو سعید خدری سے
ایک نوجوان (صحابی) کے قصہ میں جس
کی شادی کو کچھ ہی دن گزرے تھے روایت
کرتے ہیں کہ (وہ نوجوان ایامِ جہاد میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے
واپس اپنے گھر گیا) تو اس کی بیوی دروازہ
پر کواڑوں کے بیچ میں کھڑی ہوئی تھی۔
نوجوان نے اپنا نیزہ اس کی طرف سیدھا
کیا تاکہ اس پر حملہ کرے اور جوشِ غیرت
سے بیتاب ہو گیا۔ (اس کو مسلم نے

①۱ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَّخِي الْمَرْأَةُ الْإِزَارَ شَبْرًا فَقَالَتْ رَأَيْتُ سَلَمَةً إِذَا تَنَكَّشَتْ أَقْدَامَهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيَنَّ زُرَاعًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت اپنی ازار کو پنڈلی سے ایک بالشت نیچے لٹکائے تو حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ اس صورت میں ان کے پیر کھلے رہیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا تو ایک ہاتھ لٹکا لیا کرے۔ (اس کو ابوداؤد نے

رواہ ابوداؤد) روایت کیا ہے۔

تشریح :- باہر نکلنے کے وقت پیروں کے چھپانے کا اتنا اہتمام ہے تو چہرہ اور دوسرے اعضاء کا کتنا ہوگا۔ اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

①۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ فِي الْخُرُوجِ إِلَّا مُضْطَرَّةً إِلَى قَوْلِهِ وَكَيْسَ لِهُنَّ نَصِيبٌ فِي الطَّرِيقِ إِلَّا الْحَوَاشِي۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عورتوں کے لئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت اضطراری و مجبوری (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کے لئے راستوں میں (چلنے کا) کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر) (یعنی بحالت مجبوری بھی نکلیں تو راستہ کے بیچ
 میں نہ چلیں تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو)۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے)۔
تشریح۔ اس حدیث نے پردہ کی ضرورت اور جو واقعات ازواج
 مطہرات یا نساء صحابہ کے باہر جانے یا جہاد وغیرہ کی شرکت کے منقول
 ہیں ان کی پوری حقیقت واضح کر دی کہ یہ واقعات مستثنیات عند
 الضرورت کے قبیل سے ہیں اصل قانون نہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
 ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم باہر تشریف لائے تو چند عورتیں باہر
 بیٹھی ہوئی دیکھ کر دریافت فرمایا کہ کیوں
 بیٹھی ہو۔ عورتوں نے جواب دیا کہ جنازہ
 کا انتظار کر رہی ہیں فرمایا کہ کیا میت کو
 غسل دیں گی تو عورتوں نے جواب دیا کہ
 نہیں۔ پھر فرمایا کہ کیا جنازہ اٹھائیں گی۔
 جواب دیا کہ نہیں۔ فرمایا کیا میت کو قبر
 میں اتارنے والوں میں شامل ہوں گی۔
 جواب دیا کہ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ

۱۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَإِذَا نِسْوَةٌ
 جُلُوسٌ قَالَ مَا
 يُجْلِسُكُنَّ قُلْنَ نَنْتَظِرُ
 الْجَنَازَةَ قَالَ هَلْ
 تَغْسِلُنَّ قُلْنَ لَا
 قَالَ هَلْ تَحْمِلُنَّ
 قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ
 تُدْلِلِينَ فِيمَنْ يُدْفِنُ
 قُلْنَ لَا قَالَ

فَارْجِعْنَ مَا زُوْرَاتٍ غَيْرَ مَا جُوْرَاتٍ۔ (رواہ ابن ماجہ)
 تو پھر لوٹ جاؤ (یعنی اپنے اپنے گھر چلی جاؤ) گناہ کرنے والیاں ہیں نہ کہ ثواب جمع کرنے والیاں۔ (ترغیب ص ۳۳ ج ۵)

عورتوں کے لئے مسجدوں کی حاضری اور اس کے حدود

۱۴) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا۔
 حضرت سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (کہ نبی کریم نے فرمایا ہے) کہ اگر کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت چاہے تو اس کو مسجد جانے سے نہ روکے (اس کو بخاری نے روایت کیا ہے)۔

(رواہ البخاری ص ۸۸ ج ۲)

۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتَهُنَّ۔
 حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت روکو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں میں (نماز کے لئے) آنے سے لیکن ان کے گھر (ان کی نماز کے لئے)

خَيْرٌ لَّهُنَّ -

(اخرجه الحاكم في المستدرک)

وقال هذا حديث

صحيح على شرط الشيخين -

ص ۲۰۹ ج ۱ -

۱۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا

أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي

حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَحْدَمِهَا

أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي

بَيْتِهَا - (هذا حديث صحيح

على شرط الشيخين ولم

يُخْرَجْ بِهِ)

۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ

افضل ہیں (مسجد میں آنے سے) -

(اس کو حاکم نے مستدرک میں روایت

کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ حدیث

صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرائط

کے مطابق) -

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہے کہ عورت کا گھر کے اندر نماز

پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل

ہے اور کوٹھری میں نماز پڑھنا گھر

کے اندر پڑھنے سے افضل ہے۔

(یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے

مطابق صحیح ہے لیکن تخریج نہیں کی۔

مستدرک ص ۲۰۹ ج ۱ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ
 عورتوں کے لئے بہتر مسجد ان کے
 بیوتہن۔ (مستدرک صفحہ ۲۰۹ ج ۱)

تشریح :- نمبر ۱۲ سے نمبر ۱۷ تک چاروں احادیث میں ایک
 طرف مردوں کو یہ ہدایت ہے کہ عورتوں کو مسجد میں جانے سے روکیں
 دوسری طرف عورتوں کو نہ یہ حکم ہے کہ وہ مسجدوں میں جائیں نہ اس
 کی کوئی ترغیب دی گئی ہے بلکہ ترغیب اس کی ہے کہ وہ مسجدوں میں
 نہ جائیں ان کے لئے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ اپنے گھروں میں
 نماز پڑھیں۔ اس مجموعہ سے تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ایک رخ متعین ہو جاتا ہے کہ ان کی حاضریٰ مساجد کو پسند نہیں فرماتے
 البتہ ان پر کوئی قانونی پابندی بھی عائد نہیں فرمائی کیونکہ زمانہ خیر و صلاح
 کا تھا فتنہ کا احتمال زیادہ نہ تھا۔ چنانچہ آپ کے بعد جب فتنوں کے
 احتمالات قوی ہوئے تو صحابہ کرام نے جو تعلیم نبویؐ کے مزاج شناس
 تھے باتفاق یہ فیصلہ فرما دیا کہ اب عورتیں مسجد میں نہ جائیں مثلاً :-

۱۸ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَقُولُ كَوَانَ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت کا مشاہدہ
 فرما لیتے تو عورتوں نے آپ کے بعد (زیب و)

مَا أَحَدَتْ النِّسَاءُ زِينَتَ كَ مَا لَمَنْعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا كِي هِي تَوَلَقْتِنَا آفَان كُو (مساجد و عید گاہ مُنَعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ۔ جانے سے) رُوک دیتے جیسا بنی اسرائیل کی عورتوں کو رُوک دیا گیا تھا (اس کو مُسلم نے روایت کیا ہے)۔ (رواہ مُسلم)

تشریح :- عورتوں کے لئے مساجد میں آنا مکروہ ہے صرف بڑھیا عورتوں کے لئے بعض فقہانے اجازت دی ہے وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ سر سے پیر تک برقع وغیرہ میں مستور ہوں اور زیب و زینت کر کے یا خوشبو لگا کر نہ نکلیں بلکہ سادہ کپڑوں میں نکلیں، برقعہ بھی بھڑک دار نہ ہو، کوئی بجنے والا زیور نہ پہنیں۔ راستہ میں سڑک کے بیچ میں نہ چلیں بلکہ کنارہ پر مردوں سے علیحدہ چلے اور بوڑھی عورتوں کے لئے بھی افضل یہی ہے کہ مسجد میں نہ جائیں بلکہ اپنے گھر میں نماز پڑھیں۔

①۹ عَنْ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ

حضرت عائشہ ۞ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک عورت قبیلہ مزینہ کی زیب و

عہ قال الثوری یعنی من الزینۃ والطیب وحسن الثیاب ونحوها ۱۲

مُزَيِّنَةٌ تَرَفُّلُ فِي
زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُوَ
نِسَاءَكُمْ عَنْ كِبْسِ الزَّيْنَةِ
وَالْتَّبَخُّرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ
بَنِي إِسْرَءِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا
حَتَّى كَبَسَ نِسَاءُهُمُ الزَّيْنَةَ
وَتَبَخَّرُوا فِي الْمَسَاجِدِ -
(رواہ ابن ماجہ)

زینت کے لباس میں مٹکتی ہوئی مسجد
میں آئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے لوگو! اپنی عورتوں کو
زیب و زینت کا لباس پہن کر مسجد (وغیرہ)
میں مٹکنے سے روکو کیونکہ بنی اسرائیل پر
اس وقت تک لعنت نہ کی گئی جب
تک ان کی عورتوں نے زیب و زینت
کا لباس نہیں پہنا اور انھوں نے مسجدوں
(وغیرہ) میں مٹکنا اختیار نہیں کیا۔
(اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)۔

مسجد نبوی میں عورتوں کے لئے علیحدہ دروازہ

(۲۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ تَرَكْنَا هَذَا
الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ
حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(مسجد نبوی کے ایک دروازہ کی طرف
اشارہ کر کے) فرمایا کہ اس دروازہ کو
اگر ہم عورتوں کے لئے مخصوص کر دیں تو

نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ
مِنْهُ ابْنُ عَمَرَ حَتَّى
مَاتَ -

اچھا ہو (تاکہ عورتوں اور مردوں میں
اختلاط نہ ہو) حضرت نافع (شاگرد
ابن عمر) کہتے ہیں کہ ابن عمر وفات تک

(رواہ ابوداؤد ص ۸۷ ج ۱) اس دروانے سے کبھی داخل نہ ہوئے -

(اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے) -

تشریح :- عورتوں کو ایک طرف یہ تعلیم دی گئی کہ گھروں
میں نماز پڑھنا ان کے لئے افضل ہے دوسری طرف اگر وہ مسجد میں
جائیں تو جانے کے خاص آداب بتلائے جو اوپر مذکور ہوئے پھر اسی
پر بس نہیں کیا گیا بلکہ ان کے لئے آمدورفت کا ایک دروازہ علیحدہ
کر دیا تاکہ مردوں سے اختلاط کی نوبت نہ آئے -

نامحرم عورتوں کے پاس آمدورفت کی ممانعت

(۲۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاكُمْ وَالْدُّخُولَ عَلَى
النِّسَاءِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے پاس
آنے جانے سے بچو۔ کسی نے کہا
یا رسول اللہ شوہر کے بھائی (وغیرہ)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
أَرَأَيْتَ الْحَمُو قَالَ
الْحَمُو الْمَوْتُ -

کا کیا حکم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا شوہر کا بھائی تو موت
ہے (یعنی اس سے فتنہ کا اندیشہ
بہت زیادہ ہے)۔

(رواہ البخاری و مسلم،

ثبات السُّنُونِ)

(اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)

تشریح :- اس حدیث میں بے ضرورت و بے تکلف
عورتوں کے پاس آمد و رفت رکھنے کو حرام فرمایا ہے اور فطرت
صحیح اور دلالتِ صریحہ سے ثابت ہے کہ اس آمد و رفت کا انسداد
اسی پردہ مروجہ سے ہے ورنہ اور کوئی امر اس درجہ کا قوی مانع نہیں
چنانچہ مشاہدہ ہے تو جب پردہ مروجہ نہ ہوگا یہ بے جا آمد و رفت
بھی ضرور رہے گی اور ایسی آمد و رفت ناجائز ہے تو بے پردگی
جو اس کا ذریعہ ہے وہ بھی ناجائز ہے۔ پس پردہ مروجہ واجب
ہے۔

(۲۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَلِجُوا عَلَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مت داخل ہوتے ایسی
عورتوں کے پاس جن کے شوہر

الْمُغَيَّبَاتِ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَجْرِي
مِنْ أَحَدِكُمْ
مَجْرَى الْمَاءِ
قُلْنَا وَمِنْكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ
اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ
فَأَسْلَمَ۔

(رواہ الترمذی مشکوٰۃ)

موجود نہیں ہیں کیونکہ شیطان تمہاری
رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے
(یعنی غلبہ شہوت میں شیطانی وسوسوں
سے بچنا مشکل ہے) تو صحابہ نے
عرض کیا کہ آپ کے بھی (یعنی شیطان
رگوں میں چل سکتا ہے) یا رسول اللہ۔
فرمایا مجھ میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے
میری مدد فرمائی ہے بمقابلہ شیطان
اس لئے وہ میرا فرماں بردار ہو گیا۔
(اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔
مشکوٰۃ)۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب کوئی مرد کسی عورت
سے تنہائی میں ملتا ہے تو اس کے
ساتھ تیسرا سا تھی شیطان ہوتا ہے۔
(اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے)۔

(۲۳) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوا رَجُلٌ
بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا
الشَّيْطَانُ۔

(رواہ الترمذی)

تشریح :- نامحرم مرد و عورت کا تنہا ایک جگہ بیٹھنا حرام

ہے اور اگر پردہ نہ ہو تو عادت اور مشاہدہ شاہد ہے کہ ہرگز اس میں احتیاط نہ کی جائے گی۔ بالخصوص آجکل کے بیباک اور آزاد طبائع سے یہ امر یقینی ہے۔ پس بے پردگی ذریعہ ہوگی اس تنہائی کا، اور یہ تنہائی حرام کاری کا، تو اس کا ذریعہ بھی حرام۔ لہذا پردہ واجب ہے۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ دیوث^۱، اور مردانی شکل بنانے والی عورتیں اور ہمیشہ شراب پینے والا۔ صحابہ نے عرض کیا دیوث کون ہے فرمایا جس کو اس کی پرواہ نہ ہو کہ اس کی گھر والیوں کے پاس کون آتا ہے کون جاتا ہے۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں مفصل روایت کیا ہے)۔

(۲۵) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَفَعَهُ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَبَدًا الدِّيُوثُ وَالرَّجُلُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدٌّ مِنَ الْخَمْرِ قَالُوا فَمَا الدِّيُوثُ قَالَ الذِّي لَا يُبَالِي مَنْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ (للكبير مطولا)

④۵ عَنْ مَعَاذٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ
لَا مَرَأَةً تُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ
تَأْذَنَ فِي بَيْتِ
نَرُوجَهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ
وَلَا تَخْرُجَ وَهُوَ
كَارَهُ وَلَا تُطِيعُ
فِيهِ أَحَدًا - (رواه الطبرانی
فی الکبیر والحاکم فی المستدرک
والبیہقی فی السنن)۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ اپنے شوہر کے گھر میں بدوں اس کی اجازت کے کسی کو آنے دے نیز عورت کو شوہر کی مرضی کے خلاف گھر سے باہر نکلنا بھی جائز نہیں اور اس بارہ میں کسی کی اطاعت بھی جائز نہیں۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے)۔

نامحرم سے بات چیت

④۶ عَنْ عَمْرِوَةَ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُكَلِّمَ

حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے

النِّسَاءُ إِلَّا بِإِذْنِ
أَنزَوَاجِهِنَّ۔ (رواہ الطبرانی
فی الکبیر)

بدول شوہر کی اجازت کے بات
چیت کی جائے۔ (اس کو طبرانی
نے کبیر میں روایت کیا ہے)۔

تشریح :- ظاہر ہے کہ عورت کی گفتگو اور آواز میں
قدرت نے طبعی طور پر ایک نرمی اور نزاکت رکھی ہے لہذا احتیاط
اسی میں ہے کہ ان سے بلا ضرورت بات چیت نہ کی جائے، ہاں
عند الضرورت شوہروں سے (یا اولیاء سے) اجازت لے کر بہت در
ضرورت جائز ہے۔

۲۷) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا
قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُحَدِّثَنَّ مِنَ الرِّجَالِ
إِلَّا مُحَرَّمًا۔

حضرت حسن بصریؒ سے مرسل
روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنے
محرموں کے سوا اور مردوں سے بات
نہ کریں۔ (اس کو ابن سعد نے روایت
کیا ہے)۔ (رواہ ابن سعد)

اجنبی عورتوں سے مصافحہ و ملاقات

۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
حضرت ابو ہریرہؓ سے طویل

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ أَلَيْدُ زَنَا هَبَا أَلْبَطَشُ - (الحديث - رواه

حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کا زنا (نا محرم کو) پکڑنا ہے۔ (الحديث - اس کو مسلم و بخاری نے روایت کیا ہے)۔

تشریح :- ظاہر ہے کہ نا محرم کو بلا ضرورت ہاتھ لگانا ہاتھ کا زنا ہے تو مصافحہ کس طرح جائز ہوگا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے کبھی کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا جو آپ کے نکاح میں نہ ہو (بخاری)۔ نیز ابن ماجہ کی ایک روایت میں صراحۃً منقول ہے کہ آپ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

②۹ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمَخِيطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَلْمَسَ امْرَأَةً

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چبھو دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے

لَا تَحِلُّ لَهُ - (رواہ الطبرانی
والبیہقی ورجال الطبرانی
ثقات)۔

حلال نہیں۔ (اس کو طبرانی اور بیہقی
نے روایت کیا ہے اور طبرانی کے
راوی ثقات ہیں، صحیح بخاری کے
راویوں میں سے ہیں)۔

تشریح :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر محرم عورت
سے مصافحہ کرنا حرام ہے۔

③ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكَ
وَالْخُلُوةَ بِالنِّسَاءِ وَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا خَلَا رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ
إِلَّا وَدَخَلَ الشَّيْطَانُ
بَيْنَهُمَا وَلَا رُبَّ
يَزْحَمٍ رَجُلٌ خَنْزِيرًا
مُتَلَطِّخًا بِطِينِ أَوْحَمَاءٍ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزْحَمَ

حضرت ابو امامہ رضی سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا خبردار جو تو اکیلا کسی عورت
کے پاس بیٹھا۔ قسم ہے اس ذات
پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان
ہے جب کوئی مرد کسی عورت سے
تخلیہ کرتا ہے تو شیطان ان دونوں
کے درمیان گھس آتا ہے۔ کیچڑ میں
بھرے ہوئے سُوَر سے بدن کا لگ
جانا اس سے بہتر ہے کہ اس کا
کندھا کسی ایسی عورت کے کندھے

سے لگ جاوے جو کہ اس پر
حلال نہیں ہے۔ (اس کو طہرائی
نے روایت کیا ہے)۔

مَنْكِبُهُ مَنَّكِبَ امْرَاةٍ
لَا تَحِلُّ لَهُ۔ (رواہ الطبرانی۔
ترغیب صفحہ ۳۲۲ ج ۳)

اجنبی عورتوں کو سلام کرنا

(اجنبی) عورتوں کو سلام کرنا اسی
طرح (اجنبی) مردوں کو سلام کرنا
جائز نہیں ہے۔ (اس کو ابو نعیم نے
حلیہ میں عطا خراسانی (تابعی) سے
مرسلاً روایت کیا ہے)۔

③۱ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ سَلَامٌ
وَلَا عَلَيْهِنَّ سَلَامٌ۔
(اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ
عن عطاء الخراسانی مرسلاً
(کنز العمال صفحہ ۲۶۳ ج ۸)

بد نظری

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
سے دریافت کیا کہ کسی نامحرم
عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو
کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ

③۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ
الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي

(فوراً) نظر کو ہٹالو (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)۔

حضرت حسن بصریؒ سے مرسلً روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ مجھ کو باوثوق ذریعہ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والے پر بھی لعنت کی اور اس پر بھی جس کو دیکھا جائے۔ (اس کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح (گورنر شام و فلسطین) کو خط لکھا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کی عورتوں میں سے بعض عورتیں آپ کے اطراف میں مشرکین

أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ - (رواہ مسلم)

(۳۳) عَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ النَّازِلَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ - (رواہ البيهقي في شعب الإيمان) (مشکوٰۃ شریف)

(۳۴) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ نِسَاءَ مَنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَكَ يَدْخُلْنَ الْحِمَائِرَ

مَعَ نِسَاءِ أَهْلِ الشَّرَاكِ
فَإِنَّهُ مِنْ قِبَلِكَ
عَنْ ذَلِكَ أَشَدُّ
النَّهْيِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ
لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ
يَنْظُرَ إِلَى عَوْرَتِهَا
إِلَّا أَهْلَ مِلَّتِهَا۔

اق و ابن المنذر و ابو ذر الہروی
فی الجامع (کنز صفحہ ۳۱۲-ج ۸)۔

(۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْنِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
النَّظَرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ
مَنْ سَهَاَمَ إِبْلِيسَ مَنْ تَرَكَهَا
مِنْ مَخَافَتِي أَبَدَ لَتَهُ

کی عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل
ہوتی ہیں تو آپ ان کو اپنی طرف
سے نہایت سختی کے ساتھ منع کیجئے
کیونکہ کسی عورت کے لئے جو خدا اور
رسول اور قیامت کے دن کو ماننے
والی ہو یہ جائز نہیں ہے کہ اس
کے ستر کو کوئی دیکھے مگر اس کی ہم مذہب
(بوقت اضطرار)۔ (اس کو کنز العمال
میں بخاری و مسلم کی رمز سے اور ابن المنذر
اور ابو ذر الہروی کی جامع سے نقل کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی اللہ تعالیٰ کی
وحی کے ذریعہ) کہ بد نظری ایک نہ ہر
تیرے ابلیس کے تیروں میں سے،
جو شخص اس کو میرے ڈر کی وجہ سے
چھوڑ دے اس کو ایک ایسی ایمانی

إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ
فِي قَلْبِهِ - (رواه الطبرانی
والحاکم من حدیث
حذیفہ وقال صحیح السناد۔

(ترغیب صفحہ ۳۱۷ ج ۳)

(۳۶) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مُحَاسِنِ
أَمْرَأَةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ
إِلَّا أَحْدَثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً
يَجِدُ حَلَاوَتَهَا فِي قَلْبِهِ -
(رواه احمد والطبرانی
والبيهقي) وَقَالَ إِنَّمَا
أَمْرَأَةٌ إِنْ صَحَّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
أَنْ يَقَعَ بَصَرُهُ عَلَيْهَا
مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ

قوت عطا کروں گا جس کی شیرینی
وہ اپنے دل میں پائے گا (اس کو طبرانی
اور حاکم نے حضرت حذیفہ سے روایت
کیا ہے۔ اور اس کی سند کو صحیح بتلایا
ہے۔ - ترغیب ۳۱۷ ج ۳)۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ جو کوئی مسلمان کسی عورت کے
محاسن یعنی حسن و جمال کو دیکھ کر
اپنی آنکھ بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائے گا
جس کی حلاوت (شیرینی) وہ اپنے دل
میں محسوس کرے گا۔ (اس کو امام احمد
اور طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے)
اور کہا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو
اس کی مراد یہ ہے کہ بلا قصد اس کی
نظر کسی عورت پر پڑ جائے پھر وہ اپنی

فَيَصْرِفُ بَصَرَهُ عَنْهَا
تَوَرُّعًا - (ترغیب صفحہ ۳۱ ج ۳)
(۳۷) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ
لِّلْمَرْأَةِ فَسَكَتُوا.
قَالَ فَلَمَّا رَجَعْتُ
قُلْتُ لِفَاطِمَةَ
أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ
لِّلنِّسَاءِ قَالَتْ
لَا يُرِيْنِ الرِّجَالَ
وَلَا يَرُونَهُنَّ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ فَاطِمَةُ
بِضْعَةٍ قَبِيحَةٍ -

نظر کو اس عورت سے پرہیز گاری
کی نیت سے پھیر لے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر تھے آنحضرتؐ نے
(سب سے دریافت) فرمایا کہ (بتلاؤ)
عورت کے لئے کون سا کام سب سے
بہتر ہے اس پر صحابہ خاموش ہو گئے
(اور کسی نے جواب نہیں دیا) حضرت
علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے واپس آ کر
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ
عورتوں کے لئے سب سے بہتر کون سا
کام ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہ وہ
مردوں کو دیکھیں نہ مردان کو دیکھیں
میں نے یہ جواب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے
فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نخت جگر ہے

(سرواہ البزار والدارقطنی فی
الافراد) -

(اس لئے وہ خوب سمجھیں)۔ (اس کو
بزار نے (مسند میں) اور دارقطنی نے
افراد میں روایت کیا ہے)۔

فِتْنَةُ خُوشْبُو

(۳۸) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ

(الاشعری) قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ

فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ

لِيَجِدُوا رِيحَهَا

فَهِىَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ

زَانِيَةٌ - (رواہ النسائی

وابن خزیمہ وابن حبان

فی صحیحہما ورواہ المحاکم

ایضاً وقال صحیح الاسناد)

(من الترغیب والترہیب

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت عطر

لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ

وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ عورت

زنا کار ہے اور ہر آنکھ جو بُری نیت

سے غیر محرم کو دیکھے زنا کار ہے۔

(اس کو نسائی نے (سنن میں) اور

ابن خزیمہ نے اور ابن حبان نے اپنی

اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک

میں روایت کیا ہے اور کہا اس کی

اسناد صحیح ہے یہ روایت ترغیب و

للمندری)۔

③۹ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَتْ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِهِ مُتَطَيِّبَةً فَوَجَدَ رَأْيَ حَمَاهَا فَعَلَاهَا بِالدُّرَّةِ ثُمَّ قَالَ تَخْرُجْنَ مُتَطَيِّبَاتٍ فَيَجِدُ الرِّجَالَ رَأْيَ حَكْنٍ وَإِنَّمَا قُلُوبُ الرِّجَالِ عِنْدَ أَنْوْفِهِمْ أُخْرِجْنَ تَفْلَاتٍ۔ (عب كنز صفحہ ۱۵۳۱ ج ۱)

ترمہیب منذری سے ماخوذ ہے)۔

حضرت یحییٰ بن جعدہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے عہد خلافت میں ایک عورت خوشبو لگا کر باہر نکلی جس کی خوشبو حضرت عمرؓ کو محسوس ہوئی تو حضرت فاروقؓ نے اس کو مارنے کے لئے دُرّہ اٹھایا اور فرمایا تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی مہک مردوں کو بھی معلوم ہوتی ہے۔ مردوں کے قلوب تو اُن کی ناک کے سرے پر ہیں (یعنی جلدی مائل ہوتے ہیں) میلی کھلی بغیر خوشبو کے نکلا کرو۔

سفر حج میں پردے کا اہتمام

④۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج

الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا
وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَازُوا
بِنَا سَدَلَتْ أَحَدَانَا جِلْبَابَهَا
مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا
فَإِذَا جَاوَزْنَا كَشَفْنَاهُ-

(رواہ ابوداؤد صفحہ ۲۵۴ ج ۱)

مطہرات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حج کو جاتے ہوئے
احرام کی حالت میں جب ہمارے
پاس سے سوار (حج کو جانے والے)
گزر تے تو ہم اپنی چادر اپنے سر کے
اوپر سے کھینچ کر اپنے چہروں پر لے
آتے اور جب ہم آگے بڑھ جاتے
تو ہم چہرہ کھول لیتے تھے۔

تشریح :- احرام حج کی حالت میں حالانکہ چہرہ پر نقاب
ڈالنا ممنوع ہے مگر غیر محرم مردوں کے سامنے پھر بھی چہرہ چھپانے کا
اہتمام کیا جاتا ہے۔

(۴۱) أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِمْ فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ الْحِجَّةُ
تُشْرَطُ ظُهُورُ الْحَصْرِ

ابن سعد نے ابو ہریرہؓ سے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات
سے حجۃ الوداع میں خطاب کر کے
فرمایا کہ یہ آخری حج ہے اس کے بعد
سفر سے رک جانا ہے تو ابو ہریرہؓ

قَالَ وَ كُنَّ
يَحْجُجْنَ كُلُّهُنَّ
إِلَّا سَوْدَةَ وَ زَيْنَبُ
قَالَتَا لَا تُحَرِّكُنَا
ذَاتَبَتُّ بَعْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(خصائص کبریٰ للسیوطی ص ۳۵۱ ج ۲)

فرماتے ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں
سے باقی سب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد بھی حج کیا کرتی تھیں مگر
حضرت سودہؓ اور حضرت زینبؓ
دونوں اس حدیث کی وجہ سے
فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کوئی سواری ہمیں
متحرک نہ کرے گی -

نامحرم طیبوں سے علاج معالجہ

⑦۲ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ
أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْحَجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ
أَنْ يَحْجِمَهَا قَالَ
حَسِبْتُ أَنَّكَ كَانَتْ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے
کہ اُم سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سینگی لگوانے کی اجازت
چاہی تو آپ نے ابو طیبہؓ کو حکم فرمایا
کہ اُم سلمہؓ کے سینگی لگائے -
حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میرے
خیال میں ابو طیبہؓ اُم سلمہؓ کے

أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ
أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ -

دودھ شریک بھائی ہیں یا نابالغ لڑکے
تھے (جس کی وجہ سے اُمّ سلمہ کو ان کے
سامنے آنے کی اجازت دے دی)۔

(رواہ مسلم و مشکوٰۃ)

تشریح: معلوم ہوا کہ بضرورت علاج اگرچہ غیر محرم کو
دکھلانا جائز ہے مگر پھر بھی جہاں تک کوئی محرم معالج مل سکے وہ
بہتر ہے۔

اخیر زمانے کی عورتیں

⑦۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي
رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى
سُرُجٍ كَأَشْبَاهِ الرِّجَالِ
يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ
الْمَسَاجِدِ نِسَاءً وَهُمْ

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے ہوئے سنا کہ میری اخیر
اُمت میں کچھ ایسے مرد ہوں گے
جو کجاوہ کے مثل زین پر سوار ہوں گے
اور مساجد کے دروازوں پر اتریں
گے ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے
باوجود ننگی ہوں گی (یعنی کپڑا باریک
یا چست ہونے کے سبب ان کا

کَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلَى
 رُءُوسِهِنَّ كَاسِيَاتٍ
 الْبُخْتِ الْعِجَافِ الْعُنُوهُنَّ
 فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ لَّوْ
 كَانَ وَرَاءَ نَفْسِكُمْ أُمَّةٌ
 مِّنَ الْأُمَمِ خَذَمْتُهُنَّ
 نِسَاؤُكُمْ كَمَا خَذَمَكُمْ
 نِسَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ
 (رواہ ابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ والحاکم وقال صحیح
 علی شرط مسلم) (ترغیب ص ۳۷ ج ۳)

بدن نظر آتے گا) ان کے سروں پر بالوں
 کا جوڑا ایسا ہوگا جیسے بختی اونٹوں کا
 کوہان۔ تم ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ
 ملعون ہیں اگر تمہارے بعد کوئی اور
 اُمت ہوتی تو تمہاری عورتیں ان
 کی خدمت اسی طرح کرتیں جس طرح
 پہلی اُمتوں کی عورتوں نے تمہاری
 خدمت کی (یعنی لونڈی بنادی جائیں)۔

پردہ شرعی کی حکمت

پردہ کے متعلق اسلام نے مرد و عورت کے لئے ایسے
 اصول بتائے ہیں جن کی پابندی سے ان کی عفت و عزت پر
 حرف نہ آئے اور وہ بدی کے ارتکاب سے محفوظ اور مصئون
 رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ
 يَغْضُّوا مِنْ
 أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا
 فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ
 أَتَى كُلِّ
 إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
 بِمَا يَصْنَعُونَ ۝
 وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ
 يَغْضُضْنَ مِنْ
 أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
 فُرُوجَهُنَّ وَلَا
 يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ
 إِلَّا مَا ظَهَرَ
 مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ
 بِخُمُرِهِنَّ عَلَى
 جُيُوبِهِنَّ (الی قولہ
 تعالیٰ) وَلَا يَضْرِبْنَ

(ترجمہ) یعنی ایمان دار مردوں سے کہہ
 دیجئے کہ آنکھوں کو نا محرم عورتوں کے
 دیکھنے سے بچائے رکھیں (یعنی ایسی
 عورتوں کو کھلے طور نہ دیکھیں جو شہوت
 کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقع پر
 نگاہ کو لپٹ رکھیں اور اپنے ستر کی
 جگہ کو جس طرح بھی ممکن ہو بچاویں،
 ایسا ہی کالوں کو نا محرموں سے بچاویں
 یعنی بیگانے کے گانے بجانے اور
 خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں، ان
 کے حُسن کے قصے نہ سنیں جیسا دوسری
 نصوص میں ہے) یہ طریقہ نظر اور دل
 کے پاک رہنے کے لئے عمدہ ہے۔
 ایسا ہی ایمان دار عورتوں سے کہہ دیجئے
 کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نا محرم مردوں
 کے دیکھنے سے بچائیں (نیز ان کی پر
 شہوت آوازیں نہ سنیں جیسا دوسری

بَارُجِلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفَيْنَ مِنْ
زَيْنَتِهِنَّ وَتُوبُوا
إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
آيَةُ الْمُؤْمِنُونَ
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا
إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً
وَسَاءَ سَبِيلًا
وَلَيْسَتْ تَعْفِفِ الَّذِينَ
لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا
وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا
مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ
(القولہ تعالیٰ) فَمَا
رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا۔

نصوص میں ہے) اپنے ستر کی جگہ کو
پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے
اعضا کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور
اپنی اور ٹھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ
گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی
گریبان اور دونوں کان اور سر اور
کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں
رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر
(ناچنے والیوں کی طرح) نہ ماریں
یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی
ٹھوکر سے بچا سکتی ہے اور (دوسرا
طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ) خدا تعالیٰ
کی طرف رجوع کرو اور اس سے
دُعا کرو تا کہ ٹھوکر سے بچاؤے اور
لغزشوں سے نجات دے (زنا کے
قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال
بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے

اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ زنا نہایت درجہ کی بے حیائی ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمھاری اُخروی منزل کے لئے سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقت سے تن آزار کام لے۔ اور ان لوگوں نے یہ طریق بھی نکالے تھے کہ وہ ہمیشہ عمدًا نکاح وغیرہ سے دست بردار رہے یا خوجے (مخت) بن گئے یا اور کسی طریق سے انھوں نے رہبانیت اختیار کی مگر ہم نے ان پر یہ حکم فرض نہیں کیا اور پھر وہ ان بدعتوں کو بھی پورے طور پر نباہ نہ سکے۔

خدا تعالیٰ کے قول کے عموم میں یہ مضمون کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اگر خدا کا حکم ہوتا اور سب لوگ اس پر عمل کرتے ہوتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو چکتا اور نیز اگر اس طرح پر عققت حاصل کرنا ہو کہ عضو مردمی کاٹ دیا جائے یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز ثواب کا تمام مدار تو اس بات پر ہے کہ قوت موجود ہو

اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کر کے ممانعت کی جگہ اس قوت کے جذبات کا مقابلہ کر کے اور اجازت کی جگہ اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے اور جس میں نیچے کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو ثواب کیا ملے گا کیا بچہ کو عفت کا ثواب مل سکتا ہے۔ ان آیات میں مع دیگر نصوص کے خدا تعالیٰ نے خلق احسان یعنی عفت حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے کافی علاج بھی بتلا دیئے یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا، کانوں کو نامحرموں کی آواز سُننے سے بچانا، نامحرموں کے قصے نہ سنا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں کہ اس فعل بد کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا اور اگر نکاح نہ ہو سکے تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوت کا منبع ہے (جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا) ایسی ہے کہ اس کے

جذبات محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے،
یا اگر باز بھی رہ سکے تاہم سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس
لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو
بلا تکلف دیکھ تولیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر بھی
ڈال لیں اور ان کے تمام ناز انداز ناچنا وغیرہ بھی مشاہدہ کر لیں
لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ
ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سُن لیں اور اُن
کے حُسن کے قصّے بھی سُننا کریں۔ لیکن پاک خیال سے نہیں
بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت
کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر
سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حُسن کے
قصّے نہ سُنیں، نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے، بلکہ
ہمیں چاہئے کہ ان کے سُننے اور دیکھنے ہی سے ایسی نفرت
رکھیں جیسا کہ مُردار سے، تاکہ ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور
ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش
آئیں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل
اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ

اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی اور اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ضرور گناہ کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر اُمید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کار روٹیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی تقریب پیش نہ آوے جس سے یہ خطرات جُنبش کر سکیں۔

اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غصّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خُلق ہے جس کو احسان اور عفت کہتے ہیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ؕ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمیدوار ہوں
کہ اس رسالہ کو قبول فرمائیں اور سب مسلمانوں
کے لئے نافع بنادیں۔ شاید اس کی برکت سے
اس سراپا گناہ، حالِ تباہ کو بھی گناہوں سے
بچنے کی توفیق ہو جاوے۔

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔

طبع کراچی:

مکتبہ
اصلاح و تبلیغ

مہیر آباد جامع مسجد روڈ۔ حیدر آباد

(مشہور آفٹ پریس کراچی)

وَعَارِضَكُمُ الْمَلَكُ سُبُّونُ فُخْزُوكُمْ وَأَكْثَرُكُمْ عَيْنُكُمْ وَأَنْتُمْ سُبُّونُ

اور جو پچھ کر سول دے اس کو لے لو اور جس چیز سے اس سے رک ہوا (القرآن حکیم)

اسلامی آداب

لکھنے

ان احادیث شریفہ کا اردو زبان میں با محاورہ سلیس ترجمہ جنہیں زندگی کے مختلف احوال کے آداب بتاتے ہیں اور سونے جاگنے کھانے پینے پہننے اور ٹھننے ملاقات کرنے اور چلنے پھرنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔

تالیف

مولانا محمد عاشق الہی صاحب بلند شہری ^{مدظلہ}

استاذ الحیث دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبہ اصلاح و تبلیغ

ہیر آباد جامع مسجد روڈ - حیدر آباد